جنوری 26، 2006

عزیزی محترم وزیراعظم

مرکزی اور ریاستی سطحوں پر کی گئی متعدد ای-گورننس کی کوششوں پر غور خوص اور نظر ثانی کے سلسلوں کے بعد قومی علمی کمیشن نے نندن نیلکانی کی سربراہی میں ای-گورننس کے مطالعے کے لئے ایک خصوصی گروپ قائم کیا- منصوبہ بندی کمیشن نے اس گروپ کی رپورٹ پر غور کیا ہے اور اس کو وزیر مواصلات و اطلاعاتی تکنالوجی اور ان کے عملے کو بھی پیش کیا گیا ہے- اس کے بعد انتظامی اصلاحات کمیشن سمیت دیگر متعلقہ اداروں میں اس پر کئی بار بحث ہوچکی ہے- اس غورو خوص کی بنیاد پر ہم یہ تسلیم کرتےہیں کہ الکٹرانک و اطلاعاتی تکنا لوجی اور بنیادی ڈھانچے سے کہیں زیادہ انتظامی اصلاحات میں ای گورننس کی گنجائش موجود ہے- ہمیں ای-گورننس، کے بارے میں سفارشات پیش کرتے ہوئے خوشی محسوس ہورہی ہے جن کا وسیع تعلق مندرجہ ذیل پروسیس ، معیارات، بنیادی ڈھانچے اور تنظیم سے ہے:

1. کسی بھی کمپیوٹرکاری سے قبل حکومت کا ری انجینئرنگ کا پروسیس ۔ موجودہ دور میں ای-گورننس کوششیں بنیادی طور پر ان قدیم پروسیس کی کمپیوٹر کاری پر منحصر ہیں جو برٹش راج سے ورثے میں ملے ہیں اور ان پر ہندوستانی بابو گیری کی دھول کی تہوں نے صورتحال مزید ابترکرد ی ہے ہر پروسس ایک محکمہ جاتی اور من پسند ترجیحات کے حدوداندر کام کرتا ہے- نتیجتا ہم دشوار پروسیس کی کمپیوٹر کاری تو کررہے ہیں لیکن ان سے بھر پور فائدہ نہیں اٹھار پارہے ہیں- سرکار کے موجودہ پروسیس کی ڈیجٹیل کاری سے صرف اخراجات و پیچدگی، تاخیر اور تذبذب میں ہی اضافہ ہوتا ہے- ہمارے اندازے کے مطابق، ہندوستان کی تاریخ میںیہ ایک نادر موقع ہے کہ برٹش راج کو پیچھے چھوڑد یا جائے اور 21 ویں صدی کے نئے ہندوستان کی تعمیر کے لئے سرکاری پروسیس کی ری -انجیئرنگ اور جدید کاری کی جائے- لہذا یہ ضروری ہے کہ شہریوں کی سہولت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تجارتوں، پیداکاروں اور صارفین کو با اختیار بنایاجائے اور برٹش راج کے کنٹرول نظام اور عدم اعتمادی کوختم کرکے سرکاری پروسیس کی تشکیل نو کی جائے- سرکاری پروسیس کی اس تشکیل نو سے خدمات کی حصولیابی کے لئے درکاریکے بعد دیگر اقدامات میں کافی کمی آئے گی اور وقت بھی کم لگےگا- اس سے پرانے ریکارڈ تلاش کرنے انفرادی کارکردگی، جوابدہی، مستعدی اور پیداواریت میں اضافے نیز پالیسیوں اور پروسیس میں شفافیت لانے میں مدد ملے گی-
2. 10 سے 20 اہم پروسیس اور خدمات- شہریوں پر فوری اثر اندازی کے لئے ضروری ہے کہ ابتدا ان 10 سے 20 پروسس ا ورخدمات

کی نشاندہی سے کی جائے جو موجودہ حالات میں دقت طلب لال فیتہ شاہی کے شکار ہیں اور جن میں غیر ضروری تاخیر یہاں تک کہ بدعنوانی کے امکانات ہیں- ان پروسیس کو آسان بنایا جاسکتا ہے اور یہ خدمات ویب سائٹ پر مہیا کرائی جاسکتی ہیں- ابتدا میں ان خدمات میں پیدائش/موت کا سرٹیفیکٹ، راشن/شناختی کارڈ وغیرہ کو شامل کیا جاسکتاہے- کچھ وقت کے بعد اس میں دیگر پروسیس بھی شامل کیے جاسکتے ہیں- اس طرح سے ہر ریاست کو ان متعلقہ پروسیس کو ساتھ مل کر نافذ کرنا ہوگا اور ایک دوسرے کےتجربات سے فائدہ اٹھانا ہوگا-
3. مشترکہ معیارات: موجودہ حالات میں مختلف ریاستی حکومتیں، اپنے چنیدہ کاموں کی کمپیوٹر کاری اور ای-گورننس کے لئے اپنا طورپر کام کررہی ہیں- ان میں سے بہت سے پروگرام وینڈر پر منحصر ہیں اور جوقابل پیمائش نہیں ہیں- لازم ہے کہ یکساں جارتی مجازی معیارات وضع کئے جائینا ور ریاستوں اور مرکزی وزارتوں میں یکساں طورپر نافذ کئے جائیں ۔ انکا استعمال ووٹنگ،ٹیکسوں،سرٹیفکٹوں، مالی مصنوعات، نفاذ قانون اور انفرادی فلاح و بہبود زمین جائداد، اداروں، تجارتوں وغیرہ میں کیاجاسکتاہے- ان معیارات کو ہارڈویر پر مبنی اور وینڈرپر منحصر نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس نوعیت کے ہونے چاہئے جس سے ریاست، پنچایتی ادارے، تجارتی ادارے غیر سرکاری تنظیمیں یا شہری جب بھی چاہیں حصہ لے سکیں- ان ٹیمپلیٹس ڈاٹا فارمیٹس کو بڑی احتیاط کے ساتھ ان ماہرین کی ٹیم کے ذریعہ تیار کرایا جائے جن کا تعلق حکومت آئی ٹی کمپنیوں، شعبہ تعلیم، تحقیقی و ترقی کے اداروں اور استعمال کنندگان/متعلقہ افراد سے ہو جو تازہ ترین رجحانات تکنالوجی، سافٹ ویر یوزر انٹرفیس اور بین العمل ضروریات کو سمجھتے ہوں- تمام ریاستی حکومتوں کو ان معیارات پر عمل درآمد کرناچاہئے ۔ اس کے ساتھ ہی ریاستی حکومتوں کے زیراستعمال کچھ معیارات کوبھی شامل کرلیناچاہئے ۔
4. قابل تقلید کاروائیاں اور ماضی سے سبق: متعدد مرکزی وزارتوں اور ریاستی حکومتوں میں بہت سا کام پہلے ہی ہوچکا ہے- اہم بات یہ ہے کہ ان سے سبق حاصل کیا جائے اور ایسے بہترین لائحہ

عمل تیار کیے جائیں جو قابل برداشت اور ملک گیر پیمانے پر قابل اطلاق ہوں تاکہ ان کو بہ آسانی سب استعمال کرسکیں- ہم نے نوٹ کیا ہے کہ حکومت خود کے دفتروں، تجربہ گاہوں، ڈایریکٹریٹس وغیرہ (مثلا نیشنل بیورو آف سورشل سائنس اینڈ لینڈ یوز پلانگ، این بی ایس ایس ایل یو پی کے سات مراکز) مینبہت سا مفید ڈاٹا موجود ہے جس کی ڈیجیٹل کاری کی ضرورت ہے تاکہ عوام اسکو استعمال کر سکیں - اس کے لئے لازم ہے کہ کسی ایک ایجنسی کے ذریعے اکھٹا کیے گئے ڈاٹا کو قومی سلامتی کے تئیں حساسّیت کو دھیان میں رکھتے ہوئے تمام ایجنسیوں نیز عوام کے لئے پیش کیا جائے-

5. قومی بنیادی ڈھانچہ- تمام سطحوں تک رسائی والے ملک گیر محفوظ براڈ بینڈ بنیادی ڈھانچے اور متعلقہ ہارڈویر، سافٹ ویر اور ہوسٹنگ سہولیات کو فراہم کرانا اہم ہے- اس بنیادی ڈھانچے کو جو استعمال کرے وہ پیسہ دے کہ اصول اور سرمایہ کاری میں عوامی نجی شراکت ، باہمی جواب دہی اور مہارت پر مبنی ہونا چاہئے- اس بنیادی ڈھانچے کی تشکیل مرکزکے زیر قیادت ہونا چاہئے تاکہ ہر انٹرفیس پر سلامتی، یکسانیت اور معیار کو ریاستی زبان، ثقافت، وراثت اور مالی حیثیت سے قطع نظر نافذ کیا جاسکے-
6. ویب پر مبنی خدمات: معیارات کے نفاذ اور گورننس کو یکساں طور پر جوابدہ اور شفاف رکھنے کے لئے سفارش کی جاتی ہے کہ ریاستی حکومتیں ہندوستانی زبانوں میں مقامی طور پر تیار ڈاٹا اور خدمات کی پیشکش کے لئے مرکزی حکومت کے ذریعہ تشکیل کردہ ٹیمپلیٹس کا استعمال کریں- اس ماڈل میں، نجی شعبہ، پائداری اور مستقبل کی ضروریات کے مطابق اسکو ڈھالنے کے مدّ نظر، فاضل بنیادی ڈھانچہ نیزمزید تجارتی ماڈل تیّارکرنےکےلئےسرمایہ کاری سکتاہے-اسکےلئے اسکو استعمال کنند گان سے فیس کی رقم موصول ہوگی - اس کا یہ بھی مطلب ہوا کہ تمام سرکاری اداروں کو سرکاری ڈاٹا ویب پر دستیاب کراناہوگا-
7. اوپن سورس سافٹ وئیر: ہندوستان میں ای گورننس کے لئے کی جانے والی کوششوں کے حجم اور امکانات نیز عالمی پیمانے پر ہندوستانیوں کی سافٹ ویرتسلیم شدہ صلاحیتوں کی دستیابی کی وجہ سے ہمیں، جہاں کہیں بھی ممکن ہو، اوپن سورس سافٹ ویئر نفاذات اور اوپن معیارات کی سرگرم حوصلہ افزائی کرنا چاہئے- اس سے ہمیں کم خرچ سالیوئشن اور اوپن سافٹ ویر پروڈکٹس اور معیارات کی تیاری میں مدد ملے گی- مزید برآں اس سے بار بار ٹنڈر مدعو کرنےسےہونے والی تاخیر کو کم کرنے اور معیار بندی کو بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی-
8 ماہر سیٹو (چیف انفارمیشن ٹکنالوجی آفیسر)- ہر ریاستی اور مرکزی حکومت کے شعبہ میں ایک اعلی اختیاراتی انفارمیشن ٹکنالوجی افسر تعینات ہونا چاہئے جس کے پاس خصوصی مضمون اور آئی ٹی کے استعمال کا تجربہ اور مہارت ہو- ان اسامیوں پر کھلا تقرر ہونا چاہئے تاکہ ملک میں دستیاب ٹکنالوجی کے بہتر اور ہونہار فرد کا انتخاب ہوسکے- ان افسران کو مارکیٹ کے حساب سے تنخواہ دی جانی چاہئے اور ان کا تقرر تین برس کے لئے ہونا چاہئے جو کارکردگی کی بنیاد پر قابل تجدید ہو-
9. نئے قومی پروگرام: کیونکہ حکومت سینکڑوں ہزاروں روپیہ بھارت نرمان،دیہی روزگار گارنٹی اسکیم شہری ترقیاتی پروگراموں پر خرچ کرنے کا ادراہ رکھتی ہے ہمارا مشورہ ہے کہ ایسا ہر پروگرام خوب سوچ سمجھ کر شروع کیا جائے جس میں ای- گورننس اور ویب کی سہولیت کا مفید استعمال ہو تاکہ نتائج بہتر اور جلد مل سکیں- بہتر نتائج اور نقصانات کو کم کرنے کی خاطرقومی پروگرام کے بجٹ کا ایک سے دو فیصد حصہ نئے طریقے اختیار کرنے اور ای گورننس پر مبنی بنیادی ڈھانچے کے قیام پر خرچ کیا جانا چاہئے-
10. قابل توجہ ادارہ: قومی ای- گورننس کی کامیابی کے لئے ضروری ہے کہ ایک ایسا مناسب مرکزی ادارہ قائم کیا جائے جو ایک کمیشن کی طرز پر مکمل خود مختاری اور ذمّہ داری کے ساتھ کام کرے- ہمارا مشورہ ہے کہ ایک ایسا ادارہ بنایا جائے جس میں ایک سی ای او ہواور اس کے دیگر اراکین آئی ٹی صنعت کے ماہرین اور سرکاری افسران ہوں یہ لوگ ایسے طریقے وضع کریں جس میں مختلف ماہرین ، متعلقہ افراد اور سی آئی ٹی وزارت کے تعاون سے قومی ای گورنس منصوبہ بخوبی چلایا جاسکے-

اس ادارے کا مندرجہ ذیل کام تو ہوگا لیکن وہ یہی تک محدود نہیں ہوگا-

ا) ری انجئیرنگ سے متعلق انتظامی اصلاحات

ب) – ای گورننس کے لئے آئی سی ٹی کے ایک مشترکہ قومی بنیادی ڈھانچے کا قیام اور اس کی دیکھ ریکھ

ج) – منتخبہ مشن موڈ پراجکٹوں پر فوری توجہ اور ان کے اطلاق کے لئے لیڈر شپ اور فریم ورک کی فراہمی

د) – چیف انفارمیشن تکنالوجی افسران(سیٹو) کی مدد سے ای گورننس کے لئے غیر جانبدارانہ صلاحکاری فریم ورک اور معیاروں کا تعین

حوالے کے لئے ایک مفصّل پاور پوائنٹ پروگرام پیش ہے جن میں ان نکات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس پروگرام پر منصوبہ بندی کمیشن اور آئی ٹی وزارت سے مشاورات ہوچکے ہیں۔ اس میں اس حقیقت پر زور دیا گیا ہے کہ ہمیں اپنے گورنینس کے بنیادی طریقوں کو بدل کر زیادہ سہیل، شفّاف اور مفید بنانا چاہئے تاکہ پیداواریت میں اضافہ ہو۔ ہمیں 10 سے 20 ایسی خدمات منتخب کرنی چاہییں جو نہایت اہم ہوں۔ ان کے لئے ویب پر مبنی خدمات، مشترکہ معیار اور ای گورننس کے لئے مشترکہ پلیٹ فارم /بنیادی ڈھانچے فراہم کرنے چاہییں تاکہ لوگ ان سے مستفید ہو سکیں۔

اگلےقدم کےطورپر سرکاری طریقوں کی ری انجیئرنگ سے متعلق انتظامی امور پر بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ قومی ای گونیس پروگرام کو تین سے پانچ برس کے اندر بروئے عمل لانے کے لئے خود مختاری، لچک، واضح مقصد، طے شدہ اور قابل پیمائش نشانے اور وقتا فوقتا جانچ پڑتال کی ضرورت ہوگی۔ لیکن اسکے لئے پرعزم قیاد ت ہو نی چاہیئے۔

شکریہ و نیک خواہشات

دستخط

سیم پترودا

چیئرمین

قومی علمی کمیشن

نقل برائےملاخطہ نائب چیئرمین منصوبہ بندی کمیشن اور وزیر مواصلات و اطلاعاتی تکنالوجی اور چیئرمین انتظامی اصلاحات کمیشن